



## سوال

(182) ایک شخص نے اپنی بیٹی دوسرے کو بیاہ دی اور اس کے عوض اس کی بہن یا بیٹی سے شادی کر لی اور حق مہر کسی کو بھی نہ دیا گیا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیٹی دوسرے شخص کو بیاہ دی کہ اس کے عوض دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن پہلے سے بیاہ دے گا اور ان لڑکیوں میں سے کسی کو بھی علامتی مہر نہ دیا گیا۔ کیا اس طرح ایک لڑکی کی دوسری لڑکی کے مقابل شادی جائز ہے۔ یا یہ ضروری ہے کہ ان دونوں کے درمیان علامتی حق مہر مقرر ہو؟ (س۔ ع۔ المالکی)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کے زیر ولایت ہو اس شرط پر بیاہ دے کہ دوسرا شخص یا اس کا بیٹا اپنی بیٹی یا اپنی بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کے زیر ولایت ہو بیاہ دے گا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اس کا نام شفا رکھا ہے اور بعض لوگوں نے اس کا نام نکاح بدل رکھا ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس میں مہر کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مہر کا ذکر نہیں کیا جو اس بات پر دلیل ہے کہ یہ نہی دونوں صورتوں میں ایسے سب نکاحوں کو عام ہے۔ اور علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول یہی ہے اور مسند اور سنن ابوداؤد میں سند جید کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر مدینہ نے آپ کو دو آدمیوں کے بارے میں لکھا کہ انہوں نے نکاح شفا کیا ہے اور دونوں نکاحوں میں مہر کا نام بھی لیا ہے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر مدینہ کو جواب لکھا اور اسے حکم دیا کہ ان دونوں نکاحوں میں جدائی کر دی جائے اور کہا کہ یہی وہ شفا ہے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ اور اس لیے بھی کہ یہ شرط ان کے ولیوں کی طرف سے عورتوں پر ظلم کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ انہیں ایسی بات پر مجبور کرتے ہیں جو عورتوں کو ناپسند ہوتی ہے۔ انہوں نے ان عورتوں کو فروختی مال بنا رکھا ہے۔ اپنی رغبت اور اپنی مصلحتوں کے مطابق جیسے چاہتے ہیں ان میں تصرف کرتے ہیں اور لوگ فی الواقع ایسا کچھ ہی کرتے ہیں مگر جسے اللہ چاہے (تو بچالے)۔

البتہ جو شفا کی تفسیر کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے کہ نکاح شفا یہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی اس شرط پر دوسرے کو بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دے گا اور ان دونوں کا مہر نہ ہو تو یہ نافع کا کلام ہے، نبی ﷺ کا کلام نہیں اور نبی ﷺ کی شفا سے متعلق تفسیر بہر حال نافع کی تفسیر پر مقدم ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



ج 1

محدث فتویٰ